۲۱ - ۱۱۲ھ

محترم بزرگان دین مفتی صاحب کراچی دارالعلوم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بندہ کی شادی تین سال قبل ہوئی۔ کچھ عرصہ کراچی میں ہم لوگ رہے۔ لیکن اب میری بیوی اپنے والدین کے ہاں ٹھہری ہوئی ہے اور وہ لوگ یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ میں ان کے گاؤں میں جا کر رہوں، وہیں پر مکان خریدوں یا بنواؤں۔ اور اگر میں ایسا نہیں کر سکتا تو پھر میں اس کو طلاق دے دوں۔ جبکہ میں نہ طلاق دینا چاہتا ہوں۔ اور نہ ہی ان کے گاؤں میں قیام کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ میرے لئے مشکل ہے۔ اور شادی سے پہلے ایسی کوئی شرط بھی نہیں تھی کہ میں ان کے گاؤں میں مکان لے کر دوں گا۔ البتہ ایک مکان میں نے اپنے گاؤں میں بطور مہر کے اس کے نام کر دیا تھا۔ اور پانچ تولہ سونا بھی مہر بنایا گیا تھا جو عورت کے حوالے کیا گیا مگر وہ سونا اب انہی کے گھر میں ہے۔ اور بلا وجہ طلاق دینے کی صورت میں پچاس ہزار روپے جرمانہ کی شرط بھی نکاح نامہ میں لکھی ہوئی ہے اور ناچاکی کی صورت میں ایک ہزار روپے ادا کرنا بھی۔ نکاح نامہ ساتھ منسلک ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ ① عورت کا اپنے گاؤں میں گھر لے کر دینے کا مطالبہ کرنا درست ہے؟

② عورت کا اس طرح بلا وجہ طلاق کا مطالبہ کرنا کیسا ہے؟

③ اب اگر میں ان کے اس طرح مطالبے پر طلاق دے دوں تو کیا پچاس ہزار کی ادائیگی مجھ پر لازم ہوگی؟

④ جو سونا اور مکان مہر بنایا گیا ہے وہ دونوں مجھے عورت کو واپس کرنا پڑیں گے؟

⑤ ناچاکی کی صورت ایک ہزار روپے کی ادائیگی کا کیا حکم ہے؟ نکاح نامہ میں تو یہ بات اسی طرح لکھی ہوئی ہے مگر ہماری مراد یہ تھی کہ شوہر ہر مہینہ اس کی ادائیگی کرے گا۔ اس میں شرعی حکم کیا ہے۔

⑥ اگر میں گھر لے کر نہ دے سکوں جیسا کہ میرے لئے مشکل ہے۔ اور پھر میں اس کو طلاق بھی نہ دوں بلکہ اسی طرح لٹکائے رکھوں تو کیا میں گناہگار ہوں گا۔

⑦ ایسی صورت میں کیا میں دوسری شادی کر سکتا ہوں؟

بیوی کا اپنے گاؤں میں ... کا مطالبہ ... طلاق کا مطالبہ کرنا ...

۶/۲۲ ۲۷ ۹ ۷/۱۹ ۲۰۶

حاکم خان
بلال کالونی لانڈھی کراچی

فارم نمبر ۲

(دیکھئے قاعدہ نمبر ۸ و ۱۰)

مسلم خاندانی قوانین کے آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۱ء (ہشتم ۱۹۶۱ء) کے تحت وضع کئے ہوئے قواعد کے قاعدہ نمبر ۸ اور نمبر ۱۰ کے تحت مجوزہ

فارم

نکاح نامہ

۱۰۸

۱۔ وارڈ کا نام ابجرا ٹاؤن / یونین کونسل ملکھڑ تحصیل / تھانہ حضرو اور ضلع سرگودھا جس میں شادی وقوع پذیر ہوئی ابجرا آر اے

۲۔ دولہا اور اس کے والد کا نام معہ ان کی سکونت بالترتیب۔ حاکم خان ولد منظور بخش قوم اعوان ساکن خوشحال گڑھ ضلع چکوال

۳۔ دولہا کی عمر ۱۸ سال

۴۔ دلہن اور اس کے والد کا نام معہ ان کی سکونت بالترتیب۔ رابعہ بیگم دختر محمد قوم اعوان ساکن ابجرا تحصیل حضرو ضلع سرگودھا

۵۔ آیا دلہن کنواری ہے یا بیوہ یا مطلقہ کنواری ہے

۶۔ دلہن کی عمر ۱۹ سال

۷۔ اگر دلہن کی طرف سے کوئی وکیل مقرر کیا گیا ہے تو اس کا نام معہ ولدیت و سکونت حسین محمد ولد اللہ دتہ ساکن ابجرا تحصیل حضرو ضلع سرگودھا

۸۔ دلہن کے وکیل کے تقرر کے بارے میں گواہوں کے نام معہ ولدیت و سکونت اور ان کی دلہن کے ساتھ رشتہ داری۔
(۱) عبدالرحمن ولد سلطان خان ساکن تراپ ضلع سرگودھا
(۲) خدا بخش ولد اللہ یار ساکن تراپ ضلع سرگودھا

۹۔ اگر دولہا کی طرف سے کوئی وکیل مقرر کیا گیا ہے تو اس کا نام معہ ولدیت و سکونت منظور خان ولد منظور بخش ساکن خوشحال گڑھ ضلع چکوال

۱۰۔ دولہا کے وکیل کے تقرر کے بارے میں گواہوں کے نام معہ ولدیت و سکونت
(۱) عبدالرشید ولد غلام حسین ساکن خوشحال گڑھ ضلع چکوال
(۲) حاجی بشیر بخش ولد اللہ بخش ساکن ملکھڑ ضلع سرگودھا

۱۱۔ شادی کے گواہوں کے نام معہ ولدیت و سکونت۔
(۱) محبوب خان ولد محمد خان ساکن تراپ ضلع سرگودھا
(۲) شیر زمان ولد عبدالرحمن ساکن تراپ ضلع سرگودھا

۱۲۔ شادی سرانجام پانے کی تاریخ ۳ جنوری ۲۰۰۷

۱۳۔ مہر کی رقم پانچ تولہ سونا خالص حق مہر مقرر کیا گیا ہے۔

۱۴۔ مہر کی کتنی رقم معجل ہے اور کتنی غیر معجل بعد ادا کیا گیا ہے۔

۱۵۔ آیا مہر کا کچھ حصہ شادی کے موقعہ پر ادا کیا گیا

۱۶۔ اگر کیا گیا ہے تو کس قدر۔

۱۷۔ آیا پورے مہر یا اس کے کسی حصے کے عوض میں کوئی جائیداد دی گئی ہے اگر دی گئی ہے تو اس جائیداد کی صراحت اور اس کی قیمت جو فریقین کے مابین طے پائی ہے۔ ایک مکان دلہن کو دیا گیا ہے جو دلہن کی ملکیت ہے

۱۸۔ خاص شرائط اگر کوئی ہوں

۱۹۔

۱۸۔ آیا شوہر نے طلاق کا حق بیوی کو تفویض کر دیا ہے اگر کر دیا ہے تو کن شرائط کے تحت۔

۱۹۔ آیا شوہر کے طلاق کے حق پر کسی قسم کی پابندی لگائی گئی ہے۔ — طلاق و خلع [illegible] کی صورت میں [illegible] ہزار روپے ادا کرے گا

۲۰۔ آیا شادی کے موقع پر مہر و نان نفقہ وغیرہ سے متعلق کوئی دستاویز تیار کی گئی ہے اگر کی گئی ہے تو اس کے مختصر مندرجات۔ — ناچاقی کی صورت میں مبلغ ایک ہزار روپے ماہانہ خرچہ ادا کرے گا

۲۱۔ آیا دولہا کے یہاں پہلے سے کوئی بیوی موجود ہے اگر ہے تو آیا اس نے دوسری شادی کرنے کے لیے مسلم عائلی قوانین کے آرڈیننس ۱۹۶۱ کے تحت ثالثی کونسل سے اجازت حاصل کی ہے۔

۲۲۔ نمبر و تاریخ مراسلہ جس کے ذریعے ثالثی کونسل نے دولہا کو دوسری شادی کرنے کی اجازت دی ہے۔

۲۳۔ نکاح خواں کا نام اور ولدیت معہ پتہ — قریشی عبدالخالق خطیب جامع مسجد [illegible] R.Y [illegible]

۲۴۔ شادی کو رجسٹر کرانے کی تاریخ — [illegible]

۲۵۔ فیس رجسٹریشن جو ادا کی گئی

دولہا یا اس کے وکیل کے دستخط — حاکم خان [illegible]

دولہا کے وکیل کے تقرر کے گواہان کے دستخط
(۱) [illegible]
(۲) [illegible]

دلہن کے وکیل کے تقرر کے گواہان کے دستخط
(۱) [illegible]
(۲) [illegible]

دلہن کے وکیل کے دستخط — [illegible]

دلہن کے دستخط — [illegible]

نکاح خواں کے دستخط — قریشی عبدالخالق [illegible]

شادی کے گواہان کے دستخط
(۱) [illegible]
(۲) [illegible]

نکاح رجسٹرار کے دستخط اور مہر — قریشی عبدالخالق [illegible]

مہر

THE SEAL OF THE [illegible]
Ward No ....
Union Council
MAKHAD
NIKAH REG[illegible]

Attested

نام و پتہ مستفتی	# مضمون سوال و جواب

الجواب حامداً و مصلیاً

۱ــــ شوہر پر بیوی کیلئے رہائش کا معقول انتظام کرنا شرعاً لازم ہے یعنی ایسی رہائش فراہم کرنا جس میں دوسروں کا دخل نہ ہو اور پڑوس کے افراد سے بیوی کی عزت اور اس کے ساز و سامان خطرے میں نہ ہوں، لہٰذا مذکورہ صورت میں آپ نے اگر مذکورہ شرائط کے مطابق بیوی کیلئے رہائش کا انتظام کر رکھا ہے تو ایسی صورت میں بیوی کا اپنے گاؤں میں مکان بنوانے کا مطالبہ کرنا درست نہیں اور اگر آپ نے مذکورہ شرائط کے مطابق رہائش کا انتظام نہیں کیا تھا مثلاً مکان میں دوسروں کا دخل ہے یا پڑوس کے افراد سے بیوی کو اپنی عزت یا ساز و سامان پر اطمینان نہیں ہے تو ایسی صورت میں بیوی کا دوسری جگہ رہائش کا مطالبہ کرنا درست ہے البتہ اسکے گاؤں میں مکان بنا کر دینا آپ کے اوپر لازم نہیں بلکہ مذکورہ شرائط کیساتھ اپنی سہولت کے مطابق آپ جہاں قیام پذیر ہیں وہاں مکان بنا کر دے دینا کافی ہے کیونکہ شوہر کو حق ہے کہ وہ اپنی بیوی کو اپنے ساتھ رکھے اور جس جگہ وہ رہائش رکھنا چاہتا ہے وہاں اگر بیوی کیلئے کوئی شرعی رکاوٹ نہیں ہے تو بیوی کا اسکے ساتھ رہنا لازم ہے۔

فی فتاوی قاضی خان علی هامش الهندیة ۱/۴۲۸ :-

أما السکنی نحتها فی بیت علی حدة تأمن علی متاعها ولا تستحیی عن غیرها من معاشرة الزوج إلی ـــ أن قال : فإن کانت داراً فیها بیوت وأعطی لها بیتاً تغلق وتفتح لم یکن لها أن تطلب بیتاً آخر الخ

وفی رد المحتار ۳/۱۴۷ :-

فیفتی بما یقع عنده من المضارة وعدمها لأن المفتی إنما یفتی بحسب ما یقع عنده من المصلحة اھ فقوله فیفتی الخ صریح فی أنه لم یجزم بقول الفقیه ولا بقول القاضی وإنما جزم بتفویض ذلك إلی المفتی المسئول عن الحادثة وأنه لا ینبغی طرد الإفتاء بواحد من القولین علی الإطلاق الخ

وفی فتح القدیر ۴/۲۵۰ :- (قوله وإذا أوفاها مهرها) أو کان مؤجلاً ـ

جاری ہے

(نقلها إلى حيث شاء) من بلاد الله وكذا إذا وطئها برضاها عندهما الخ

وفي ردّ المحتار ۳/۶۰۲ :-

(قوله ومفاده الخ) عبارة البحر هكذا قالوا للزوج أن يسكنها حيث

أحب ولكن بين جيران صالحين الخ

۲ــــ اگر آپ نے مذکورہ تفصیل کے مطابق بیوی کیلئے رہائش فراہم کردی ہے اسکے باوجود بیوی اس پر راضی نہیں ہے اور اپنا مذکورہ مطالبہ آپ کے پورا نہ کرسکنے کی وجہ سے طلاق کا مطالبہ کر رہی ہے اسکے علاوہ کوئی اور شرعی عذر نہیں ہے تو ایسی صورت میں بیوی کا طلاق کا مطالبہ کرنا درست نہیں کیونکہ حدیث شریف میں اس طرح بغیر کسی شدید مجبوری کے طلاق کا مطالبہ کرنیوالی عورت کے متعلق وعید آئی ہے۔

في مشكوة المصابيح ص ۲۸۳ :-

عن ثوبان رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :-

أيما امرأة سألت زوجها طلاقاً في غير ما بأس فحرام عليها رائحة الجنة

رواه أحمد والترمذي وأبو داؤد وابن ماجة والدارمي۔

وفي المرقاة ۶/۳۲۰ :-

(في غير ما بأس) وفي رواية من غير ما بأس أي لغير شدة تلجئها إلى

سؤال المفارقة الخ

۳ــــ اگر شوہر بلا وجہ طلاق دے گا تو نکاح نامہ میں مذکور شرط کے مطابق شوہر پر پچاس ہزار روپے کی ادائیگی لازم ہوگی۔

في مشكوة المصابيح ص ۲۵۳ :-

وعن عمرو بن عوف المزني عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الصلح

جائز بين المسلمين إلا صلحاً حرم حلالاً أو أحل حراماً والمسلمون على شروطهم

إلا شرطاً حرم حلالاً أو أحل حراماً. رواه الترمذي وابن ماجة وأبو داؤد الخ

جاری ہے۔

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

فتویٰ نمبر مع رجسٹر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب

۴ــــ بیوی کا جو حق مہر آپ کے پاس موجود ہے وہ بیوی کا حق ہے اسے واپس کرنا بہرحال ضروری ہے اسی طرح مہر میں مقرر کیا ہوا مکان اگر آپ نے اب تک حوالہ نہیں کیا تھا تو اسے بھی بیوی کا حوالہ کرنا ضروری ہے تاہم اگر آپ بیوی کے حق مہر کے عوض بیوی سے خلع کرنا چاہیں تو خلع کر سکتے ہیں اس طرح کہ آپ اپنی بیوی سے کہیں کہ میں پانچ تولہ سونا اور مکان کے عوض آپ سے خلع کرتا ہوں، اگر بیوی اس پر راضی ہو جائے اور اسے قبول کر لے تو بیوی پر ایک طلاق بائن واقع ہو جائیگی اور ایسی صورت میں مذکورہ چیزیں واپس کرنا آپ کے اوپر لازم نہیں ہوگا۔

۵ــــ اگر ناچاقی بیوی کی طرف سے ہوئی تھی اس طرح کہ آپ کے بیوی کیلئے اوپر ذکر کردہ شرائط کے مطابق رہائش کا معقول انتظام کرنے کے باوجود وہ میکے چلی گئی تھی اور آپ کی طرف سے کوئی زیادتی نہیں ہوئی تھی تو بیوی نافرمان ہے لہذا ایسی صورت میں نکاح نامہ میں مذکور شرط کے مطابق ماہوار ایک ہزار روپے کی ادائیگی آپ کے اوپر لازم نہیں اور اگر آپ کی طرف سے کوئی زیادتی ہوئی تھی یا مذکورہ شرائط کے مطابق رہائش کا معقول انتظام آپ نے نہیں کیا تھا اس وجہ سے وہ چلی گئی تھی تو ایسی صورت میں نکاح نامہ میں مذکور شرط کے مطابق ماہوار ایک ہزار روپے کی ادائیگی آپ کے اوپر لازم ہوگی۔

فی الدر المختار ۳/۵۸۵ :-

ولو فرض لها كل يوم أو كل شهر هل يكون قضاء ما دام النكاح؟ قلت نعم إلا لمانع ــــ حتى لو شرط في العقد أن النفقة تكون من غير تقدير والكسوة كسوة الشتاء والصيف لم يلزم الخ وفي الشامية قوله "إلا لمانع" كنشوزها فتسقط في مدته كما مر ــــ وفيه أنها تلزم بالتراضي على قدر معلوم وتصير بها دينا في ذمة الزوج الخ

۶ــــ اگر آپ نے اوپر ذکر کردہ شرائط کے مطابق رہائش کا معقول انتظام کر رکھا ہے تو بیوی کے گاؤں میں مکان بنا کر دینا آپ کے اوپر لازم نہیں اور ایسی صورت میں اگر آپ

جاری

مضمون سوال وجواب

طلاق نہ دیں تو آپ گنہگار نہیں ہونگے بشرطیکہ طلاق نہ دینے کا مقصد بیوی کے حقوق ادا کرتے ہوئے خوشگوار زندگی گزارنی ہو بیوی کو نقصان پہنچانا نہ ہو۔

فی التفسیر المظہری ۱/۳۰۶ :-

والأولى أن يفسر قوله أو تسريح بإحسان بأن يسيبها مطلقاً إما بطلاق ثالث أو بانقضاء العدة والمعنى فالواجب أن يمسكها بمعروف أو يسيبها بإحسان سواء طلق ثالثاً أولا والغرض منه تحريم الإمساك بالإضرار بغير معروف الخ

۲ــــ مذکورہ صورت میں آپ شرعاً دوسرا نکاح کر سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

محمد الیاس مرگوئی عفی عنہ
دار الافتاء، دار العلوم کراچی
۱۴۲۷/۶/۲۱ھ

الجواب صحیح
احقر عبد المنان سنی عنہ
۱۴۲۷/۶/۲۱ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
۱۴۲۷/۶/۲۱ھ